DATE : ___/___/___

سوال نمبر 1 :۔ اسلام میں عقیدہ آخرت کی وضاحت کریں انسانی زندگی میں اسکی اہمیت کو بیان کریں۔

جواب :۔

شریعت کی اصطلاح میں آخرت سے مراد یہ ہے کہ یہ دنیا ایک دن ختم ہو جائے گی ۔ اور مرنے کے بعد ایک دن تمام لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا ۔ اور ان کے اعمال کے مطابق ان کا فیصلہ کیا جائے گا ۔ اس بات پر بغیر کسی ابہام کے مکمل یقین رکھنے کو عقیدہ آخرت کہتے ہیں

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے : جس کا مفہوم یہ ہے جن لوگوں نے نیک کام کیے ہیں ان کے لیے ان کے رب کے ہاں اجر ہے

اسی طرح آخرت کی اہمیت کے متعلق احادیث مبارکہ بھی موجود ہیں

ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کو اس کے فرشتوں کو اس کے رسولوں کو اور آخرت کے دن کو حق جانو اور مانو اور اس بات کو بھی مانو کہ دنیا میں موجود جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ چاہے وہ خیر ہو یا شر

جب تک موت کی حقیقت معلوم نہیں ہوتی اس وقت تک کوئی شخص آخرت کی اہمیت نہیں جان سکتا ۔ اور اسی طرح موت کی حقیقت کا دارومدار زندگی کی حقیقت جاننے پر منحصر ہے ۔ جب تک زندگی کی حقیقت روح کی حقیقت معلوم نہ ہوگی اور روح کی حقیقت کی حقیقت کا انحصار اپنے نفس کی حقیقت جاننے پر ہے

آخرت کا تصور ہی ہے جس محور پر تمام عبادات گردش کر رہی ہیں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دوسری تمام عبادتوں کا آخرت سے تعلق ہے ۔ اللہ کے نزدیک جواب دہی کا احساس اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے عقیدے پر گہرا ربط ہے

اگر آخرت کا یقین نہ ہو تو سخت سردی میں نماز کی تیاری کرنا انتہائی مشکل اور ناممکن ہو

اور اسی طرح رمضان میں بھوک و پیاس کی شدت اور اپنی محنت

DATE : ___/___/______

حق و حلال کی کمائی سے زکوٰۃ و صدقات کے نام پر اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا عمل اس لیے آسان لگتا ہے کہ موت کے بعد بھی زندگی پر ایمان مضبوط ہوتا ہے۔
ہمارے ذہن میں یہ سوچ پختہ ہو جاتی ہے کہ ہمارے مرنے کے بعد ہر اچھے برے عمل کا حساب ہوگا ہمارے اعمال کے مطابق ہی جزا و سزا کا فیصلہ کیا جائے گا۔

جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے لیے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
جب ہم مر جائیں گے مٹی بن جائیں گے ہماری ہڈیاں بھی بوسیدہ ہو جائیں گی تو پھر دوبارہ ہمیں زندہ کیا جائے گا
دلائل کی کثرت کے باوجود وہ آخرت کے تصور پر یقین نہ رکھنے کی وجہ سے انہیں بھی ایمان نصیب نہیں ہوا اور نہ ہی اپنی سرکشیوں سے وہ باز آئے۔

آج کے دور میں مسلمانوں میں نیکی کے اعمال کم اور برائی کے زیادہ ہیں اس کی سب سے اہم وجہ ان کا آخرت پر کامل یقین نہ ہونا ہے اس کی وجہ یہ ہے جب لوگوں میں احساس ہی نہیں ہوگا کیا ہم سے اس کے متعلق احتساب ہوگا۔ تو اس وجہ سے وہ دین سے بھی دور ہوتے جا رہے ہیں۔

یہی فکرِ آخرت ان صحابہ کرامؓ کو بھی تھی جن کو داخلِ جنت کی خبر خود رسول پاک ﷺ نے دی تھی۔ ان کے نیک اعمال، تقویٰ و طہارت کی قسم کھائی جا سکتی تھی لیکن جب بھی ان سے بھولے سے بھی کوئی معمولی سا گناہ ہو جاتا تھا تو وہ بے چین ہو جایا کرتے تھے۔

قیامت یعنی آخرت کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے
جس دن صور پھونکا جائے گا اور اس دن اسی کی حکومت ہوگی: (الانعام - 38)

انسان دنیا میں جو بھی اچھے یا برے اعمال کرے گا تو اس کی جزا و سزا اسے قیامت کے دن مل کر رہے گی اسی وجہ سے دنیا کو آخرت کی کھیتی کہا گیا ہے
عقیدہ آخرت کے اجتماعی زندگی پر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جن میں چند مندرجہ ذیل ہیں

لوگوں میں اجتماعی عبادت کا شعور پیدا ہوتا ہے
ب) گناہوں سے بچنے کی ترغیب پیدا ہوتی ہے
ج) لوگ گناہ کبیرہ اور صغیرہ گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں

DATE: __/__/__

سوال نمبر ۳:۔ اسلام میں زکوٰۃ کی تعلیم پر ؟

جواب:۔

زکوٰۃ اسلام کا اہم رکن ہے۔ قرآن کریم میں ایمان کے بعد نماز اور اس کے ساتھ زکوٰۃ کا ساتھ ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ زکوٰۃ کے لفظی معنی ہیں پاک ہونا بڑھنا اور نشوونما ہونا۔ یہ ایک مالی عبادت ہے یہ ایک ایسی عبادت ہے جو قلب و روح کا اصل تکمیل کی صفائی کرتی ہے یہ عبادت انسان کو اللہ کا مخلص بندہ بناتی ہے۔

زکوٰۃ مال کا وہ حصہ ہے جو جس کا فرض ادا کرنا مشکل لگتا ہے بہت سے مسلمان اسکی فرضیت سے غافل ہیں بہت سے لوگ حیلوں بہانوں کی تلاش میں رہتے ہیں جن کی بدولت وہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے بچ جائیں۔ اور کچھ مسلمان محض اندازے سے ہی زکوٰۃ ادا کر دیتے ہیں۔ جو ایک بڑی کوتاہی ہے۔

زکوٰۃ کے متعلق کثرت سے قرآن و حدیث میں احکامات ہیں اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے لیے سخت وعیدیں سنائی گئی ہیں قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

اور قائم کرو تم لوگ نماز کو اور زکوٰۃ ادا کرو اور عاجزی کرو عاجزی کرنے والوں کے ساتھ۔ (سورۃ البقرہ)

حدیث مبارکہ ہے کہ "جب تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دو تو تمہارے اوپر جو تمہارے مال کا فرض حق تھا وہ ادا کر دیا۔

ایک شخص نے آپ سے عرض کیا اس شخص کے بارے میں آپ کا خیال ہے جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی ہے آپ نے فرمایا کہ اس کے مال کا شر ختم ہو گیا۔

سورۃ التوبہ میں جو ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ان کے مال کو جہنم کی آگ میں گرم کر کے ان سے ان کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا

(سورۃ التوبہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی ایک مسلمان کو یاد دلاتی ہے کہ جو دولت وہ کما رہا ہے وہ حقیقت میں اس کی ملکیت نہیں۔ بلکہ اللہ کی دی ہوئی امانت ہے۔ یہ اسے معاشی بے راہ روی سے بچاتا ہے۔ اور اس کے تمام اعمال کو احکامِ الٰہی کے تابع کرتا ہے

معاشرے میں دولت کی وہ اہمیت ہے جو جسم میں خون کی ہے اگر سارا خون دل میں یعنی مالدار طبقے میں اکٹھا ہو جائے تو لوگ یعنی باقی اعضاء کے جسم یعنی عوام کو مفلوج کر دینے کے ساتھ ساتھ خود اپنے لیے بھی مضر ثابت ہوگا۔

ان تمام انفرادی اور اجتماعی فوائد کے پیشِ نظر حضور ﷺ کو مدینے کی اسلامی ریاست کے قیام کے فوراً بعد اللہ نے حکم دیا کہ ان کے مال کو زکوٰۃ کی ادائیگی سے پاک کرے اور پاکیزہ کرے۔

حقیقت میں ایماندار مسلمان جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ جو کچھ اللہ کی راہ میں اس کی خوشنودی کے لیے خرچ کیا جائے گا۔ وہ ضائع نہیں ہوگا بلکہ اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائے گا۔

اسلام میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کیے گئے ہیں جن میں فقراء اور مساکین کے علاوہ عاملینِ زکوٰۃ بھی شامل ہیں

زکوٰۃ کے حق دار آٹھ قسم کے لوگ ہیں۔ ان کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ ۱) فقراء ۲) مساکین ۳) عاملین ۴) غارمین ۵) فی سبیل اللہ ۶) مسافر

حدیثِ مبارکہ ہے کہ

جس زمین کو بارش کے پانی یا چشمہ سے سیراب کیا جائے یا زمین تر رہتی ہو اس کی پیداوار میں سے دسواں حصہ ہے اور جس زمین کو کنویں کے ذریعے پانی دیا جائے اس میں نصف عشر (یعنی بیسواں حصہ) زکوٰۃ ہے

DATE: ___/___/______

Select the correct Answer:

(1) (C) Hazrat Essa A.S.
(2) (A)
(3) (C)
(4) (b)
(5) (a)
(6) (C)
(7) (b)
(8) (b)
(9) (a)
(10) (b)
(11) (b)
(12) (C)
(13) (C)
(14) (a)
(15) (C)
(16) (B)
(17) (A)
(18) (C)
(19) (A)
(20) (B)

CamScanner